خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعہ 4- ستمبر 1998ء

روزنامہ

الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 4- ستمبر 1998ء 12 جمادی الاول 1419ھ - 4- تبوک 1377ھش جلد 48-83 نمبر 194

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عفو کرنے والے کو اللہ عزت دیتا ہے

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صدقہ سے مال میں کمی نہیں ہوتی اور جو شخص دوسرے کے قصور معاف کر دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اور عزت دیتا ہے اور کسی کے قصور معاف کر دینے سے کوئی بے عزتی نہیں ہوتی۔

(مسند احمد جلد 2 صفحہ 235)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

عفو ہی ایک اخلاقی قوت ہے۔ اس کے لئے یہ دیکھنا ضروری ہے کہ آیا عفو کے لائق ہے یا نہیں۔ مجرم دو قسم کے ہوتے ہیں۔ بعض تو اس قسم کے ہوتے ہیں کہ ان سے کوئی حرکت ایسی سرزد ہو جاتی ہے جو غصہ تو دلاتی ہے' لیکن وہ معافی کے قابل ہوتے ہیں اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کی کسی شرارت پر چشم پوشی کی جاوے اور ان کو معاف کر دیا جاوے تو وہ زیادہ دلیر ہو کر مزید نقصان کا باعث بنتے ہیں۔ مثلاً ایک خدمت گار ہے جو بڑا نیک اور فرماں بردار ہے۔ وہ چائے لایا۔ اتفاق سے اس کو ٹھوکر لگی اور چائے کی پیالی گر کر ٹوٹ گئی اور چائے بھی مالک پر گر گئی۔ اگر وہ اس کو مارنے کے لئے اٹھ کھڑا ہو اور تیز اور تند ہو کر اس پر جا پڑے' تو یہ سفاہت ہو گی۔ یہ عفو کا مقام ہے' کیونکہ اس نے عمداً شرارت نہیں کی ہے اور عفو اس کو زیادہ شرمندہ کرتا اور آئندہ کے لئے محتاط بناتا ہے' لیکن اگر کوئی ایسا شریر ہے کہ وہ ہر روز توڑتا ہے اور یوں نقصان پہنچاتا ہے' تو اس پر رحم یہی ہو گا کہ اس کو سزا دی جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 290)

بے مثال عفو

ایک دفعہ ایک شخص قادیان آیا اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بحث کرنے لگ گیا۔ حضور اسے جواب دیتے رہے کہ وہ جلد عاجز آگیا اور خاموش ہو گیا۔ اس پر حضرت صاحب نے اس سے پوچھا کیا آپ سمجھ گئے ہیں؟ اس نے کہا جی میں سمجھ گیا ہوں کہ آپ دجال ہیں۔ دجال کی صفت میں یہ بھی آیا ہے کہ وہ دوسروں کا منہ بند کر دے گا۔

وہ قادیان سے چلا گیا اور امرتسر جا کر اس نے ایک اشتہار شائع کروایا اس میں یہ واقعہ درج کیا اور لکھا کہ میں نے یہ الفاظ ان کے منہ پر کہے لیکن جب اندر تشریف لے گئے تو میں نے ایک رقعہ بھیجا کہ میں ضرورت مند ہوں کچھ سلوک میرے ساتھ کرنا چاہئے۔ اس رقعہ کے ملتے ہی آپ نے فوراً پندرہ روپے بھیج دیئے۔ آپ سخی بہت ہیں اور آپ کے منہ پر بھی سخت لفظ کہا جائے تو رنج نہیں کرتے۔ حضرت صاحب نے خود اس آخری امر کا کسی سے ذکر نہیں کیا تھا اس مولوی کے اشتہار سے اس پندرہ روپے دینے کا پتہ لگا۔

(رفقائے احمد جلد 4 ص 138)

عفو کرنے سے عزت بڑھتی ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

"وان تعفوا و تصفحوا" اگر تم عفو سے کام لو اور صفح سے کام لو اور مغفرت سے کام لو۔ یہ تین کیا چیزیں ہیں۔ بظاہر تو عفو اور صفح کو ایک ہی معنوں میں سمجھا جاتا ہے یعنی درگزر اور ایک ہی اس کا ترجمہ بھی ملتا ہے مگر ان میں فرق ہے اور اصل معنی عفو کا ہے کہ اس طرح نظرانداز کر دینا ایک چیز کو گویا ہے ہی نہیں 'گویا موجود ہی نہیں تھی۔ یعنی ابتداء میں بچوں کی غلطیاں' بیوی کی غلطیاں ہوتی رہتی ہیں لیکن تم یوں سلوک کرو گویا تم نے دیکھی ہی نہیں تمہیں پتہ ہی نہیں لگا اور ان کو کچھ سہولت اور آسانی دو ورنہ ہر وقت جو مرد گھر پر سوار رہے گا اس سے تو زندگیاں برباد ہو جائیں گی' عذاب بن جائیں گی۔ ہر وقت دیکھنا' ہر وقت مین میخ نکالنا' ہر وقت نقائص ڈھونڈنا یا نہ بھی ڈھونڈے تو نظر آ ہی جاتے ہیں۔ تو فرمایا جو لوگ اکٹھے رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ عفو سے کام لیں اکثر ایسا وقت گزاریں کہ گویا ان کو پتہ ہی نہیں کیا ہو رہا ہے لیکن ہر چیز میں نہیں۔ وہ بد خلقیاں' وہ معمولی معمولی باتیں جو آغاز میں ہلکے طور پر ظاہر ہوا کرتی ہیں یعنی ابھی جرم نہیں بنتیں اور بعض خطائیں ہیں برتن گر کے ٹوٹا ہے ٹھوکر لگ جاتی ہے کسی چیز پہ کسی چیز کو نقصان پہنچ جاتا ہے کھانا دیر میں پکا' روٹی جل گئی' یہ وہ ساری چیزیں ہیں جو گھر کے روزمرہ کے معاملات ہیں جن میں عفو لازم ہے انسان اس طرح دیکھے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں' کچھ دیکھا ہی نہیں۔ اس طرح سنے جیسے کچھ سنا ہی نہیں یہ عفو کا معنی ہے۔ ایک شاعر کہتا ہے نگاہوں سے متعلق کہ "وہ دیکھتے مجھے یوں ہیں کہ دیکھتے ہی نہیں" اس طرح عفو کی نظر ڈالتے ہیں گویا نہیں دیکھ رہے۔

اور حضرت اقدس مسیح موعود کا دیکھنے کا یہی انداز تھا اور حضرت مصلح موعود کا ہمیں پتہ ہے بچپن سے یہی دیکھا کہ لگتا تھا کہ کچھ بھی نہیں دیکھ رہے اور دیکھ سب کچھ لیتے تھے تو قرآن کریم نے جو عفو کا مضمون بیان فرمایا ہے وہ یہ نہیں کہ بیوقوف ہو' غافل ہو۔ غفلت کا مضمون ایک بالکل الگ مضمون ہے جس کو قرآن کریم ایک الگ موقع پر اٹھاتا ہے۔ یہاں علم کے باوجود اپنے دل کی کشادگی کی وجہ سے' وسیع حوصلے کی وجہ سے' اس طرح رہو جیسے تم نے کچھ بھی نہیں دیکھا۔ برتن ٹوٹا ہے گویا تمہیں آواز ہی نہیں آئی کسی جگہ کوئی داغ دھبہ لگ گیا ہے کوئی کھانا جل گیا ہے تو جیسے تمہیں پتہ ہی نہیں چلا۔ تو یہ وہ روزمرہ کا گھر کے معاملات میں بیوی اور بچوں سے سلوک ہے جو عفو کہلاتا ہے۔

اور یاد رکھو کہ عفو کے نتیجے میں گناہوں اور جرائم کی حوصلہ افزائی نہیں ہوا کرتی۔ عفو کے نتیجے میں ایک شرم اور حیا پیدا ہو جاتی ہے اور جو بچے ہیں یا بیوی ہے وہ آخر سمجھ ہی جاتے ہیں ان کو پتہ چل جاتا ہے۔ کہ عفو ہو رہا ہے اور عفو کے نتیجے میں کبھی بھی گناہ بے دھڑک اور بے حیا نہیں ہوا کرتے۔ آنکھوں میں ایک شرم پیدا ہو جاتی ہے اور یہ شرم دونوں طرف ہوتی ہے۔ پس یہ عفو کا مضمون ہے جس کو گھروں میں جاری کرنا لازم ہے اس کے بغیر گھروں میں پاکیزہ فضا پیدا نہیں ہو سکتی۔

اگلی بات یہ ہے اور کبھی ایسا نہیں ہوا کہ کوئی انسان عفو سے کام لے اور خدا تعالیٰ نے اس کو عزت نہ دی ہو۔ عفو سے اگر کام لو گے تو تمہاری عزت بڑھے گی عزت کم نہیں ہو گی اور یہ ایک بہت ہی گہرا نفسیاتی راز ہے جو حضرت اقدس محمد رسول اللہ نے ہم پر کھولا۔ اور امر واقعہ یہ ہے کہ وہ ماں باپ جو اپنی اولاد سے عفو کا سلوک کرتے ہیں ہمیشہ ان کی عزت ان کی اولاد کے دل میں بڑھتی ہے اور عفو کے ذریعے باہر سوسائٹی میں بھی عزت بڑھتی ہے اور کبھی عفو سے انسان گرتا نہیں۔ یعنی لوگ یہ نہیں سمجھتے کہ اس کو کیا پتہ چلتا ہے چلو چھوڑو پرے اس کو۔ عفو میں ایک وقار پایا جاتا ہے۔ عفو کے مضمون میں یہ بات داخل ہے کہ علم ہو گیا ہے لیکن دیکھو ہم اپنی اعلیٰ حوصلگی کی وجہ سے' اپنے وسیع القلب ہونے کی وجہ سے تجھ سے اعراض کر رہے ہیں اس کے نتیجے میں ہمیشہ ایسے شخص کے لئے دل میں عزت بڑھتی ہے اس کے دل میں محبت پیدا ہوتی ہے۔

(از خطبہ 6- دسمبر 1996ء)

(الفضل انٹرنیشنل 24- جنوری 1997ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

ہمارا خدا

حضرت مصلح موعود کا پاکیزہ کلام

مری رات دِن بس یہی اک صدا ہے
کہ اس عالمِ کون کا اِک خدا ہے

اسی نے ہے پیدا کیا اس جہاں کو
ستاروں کو سورج کو اور آسماں کو

وہ ہے ایک اس کا نہیں کوئی ہمسر
وہ مالک ہے سب کا وہ حاکم ہے سب پر

نہ ہے باپ اس کا نہ ہے کوئی بیٹا
ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا

نہیں اس کو حاجت کوئی بیویوں کی
ضرورت نہیں اس کو کچھ ساتھیوں کی

ہر اک چیز پر اس کو قدرت ہے حاصل
ہر اک کام کی اس کو طاقت ہے حاصل

پہاڑوں کو اس نے ہی اُونچا کیا ہے
سمندر کو اس نے ہی پانی دیا ہے

یہ دریا جو چاروں طرف بہہ رہے ہیں
اُسی نے تو قدرت سے پیدا کیے ہیں

سمندر کی مچھلی ہوا کے پرندے
گھریلو چرندے بنوں کے درندے

سبھی کو وہی رزق پہنچا رہا ہے
ہر اک اپنے مطلب کی شے کھا رہا ہے

ہر اک شے کو روزی وہ دیتا ہے ہر دم
خزانے کبھی اس کے ہوتے نہیں کم

وہ زندہ ہے اور زندگی بخشتا ہے
وہ قائم ہے ہر ایک کا آسرا ہے

کوئی شے نظر سے نہیں اس کے مخفی
بڑی سے بڑی ہو کہ چھوٹی سے چھوٹی

دلوں کی چھپی بات بھی جانتا ہے
بدوں اور نیکوں کو پہچانتا ہے

وہ دیتا ہے بندوں کو اپنے ہدایت
دکھاتا ہے ہاتھوں پہ ان کے کرامت

ہے فریاد مظلوم کی سننے والا
صداقت کا کرتا ہے وہ بول بالا

گناہوں کو بخشش سے ہے ڈھانپ دیتا
غریبوں کو رحمت سے ہے تھام لیتا

یہی رات دن اب تو میری صدا ہے
یہ میرا خدا ہے یہ میرا خدا ہے

پاک قدرتوں کا مظہر

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔
قرآن شریف میں ایسی تعلیمیں ہیں کہ جو خدا کو پیارا بنانے کے لئے کوشش کر رہی ہیں۔ کہیں اس کے حسن و جمال کو دکھاتی ہیں اور کہیں اس کے احسانوں کو یاد دلاتی ہیں۔ کیونکہ کسی کی محبت یا تو حسن کے ذریعہ سے دل میں بیٹھتی ہے اور یا احسان کے ذریعہ سے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ خدا اپنی تمام خوبیوں کے لحاظ سے واحد لاشریک ہے۔ کوئی بھی اس میں نقص نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام پاک قدرتوں کا اور مبدء ہے تمام مخلوق کا۔ اور سرچشمہ ہے تمام فیضوں کا اور مالک ہے تمام جزا سزا کا اور مرجع ہے تمام امور کا۔ اور نزدیک ہے باوجود دوری کے اور دور ہے باوجود نزدیکی کے۔ وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے کوئی اور بھی ہے اور وہ سب چیزوں سے زیادہ پوشیدہ ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس سے کوئی زیادہ ظاہر ہے۔ وہ زندہ ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ زندہ ہے۔ وہ قائم ہے اپنی ذات سے اور ہر ایک چیز اس کے ساتھ قائم ہے اس نے ہر ایک چیز کو اٹھار کھا ہے۔ اور کوئی چیز نہیں جس نے اس کو اٹھار کھا ہو۔ کوئی چیز نہیں جو اس کے بغیر خود بخود پیدا ہوئی ہے یا اس کے بغیر خود بخود جی سکتی ہے۔ وہ ہر ایک چیز پر محیط ہے۔ مگر نہیں کہہ سکتے کہ کیسا احاطہ ہے۔ وہ آسمان اور زمین کی ہر یک چیز کا نور ہے۔ اور ہر یک نور اسی کے ہاتھ سے چمکا۔ اور اس کی ذات کا پرتو ہے۔ وہ تمام عالموں کا پروردگار ہے کوئی روح نہیں جو اس سے پرورش نہ پاتی ہو۔ اور خود بخود ہو کسی روح کی کوئی قوت نہیں جو اس سے نہ ملی ہو۔ اور خود بخود ہو۔

(لیکچر لاہور۔ روحانی خزائن جلد 20 ص 153)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

نماز میں لذّت پیدا کرنے کے طریق

سورہ فاتحہ کی روشنی میں

حمد کا دروازہ

حمد کا دروازہ وہ دروازہ ہے جس سے داخل ہو کر سورہ فاتحہ کے باقی مضامین سمجھ آتے ہیں اور ان میں رس بھرتا ہے تو پہلی نصیحت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ جب پڑھتے ہیں تو لفظ الحمد پر ٹھہر کر غور تو کیا کریں کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ سب تعریف' ہر قسم کی تعریف' مکمل تعریف خدا ہی کے لئے ہے۔ ایسا شخص جس کو نماز میں مزا نہیں آتا اس کے قبلے جدا ہوتے ہیں۔ اس کی لذت یابی کی راہیں الگ ہوتی ہیں۔ اس کے سامنے کوئی دوست ہوتا ہے۔ کوئی مطلوبہ چیز ہوتی ہے۔ کوئی اور ایسی طلب ہوتی ہے جس کے ساتھ اس نے اپنی حمد کو وابستہ کیا ہوتا ہے۔

پس لذت تو وہاں آتی ہے جہاں لذت کا قبلہ ہو۔ اگر قبلہ اور طرف ہو اور آپ کا منہ اور طرف ہو تو آپ کو بے چینی پیدا ہوگی' لذت نہیں آئے گی۔ پس لفظ حمد پر غور کرنا بہت ضروری ہے اور اس کا ایک آسان طریق یہ ہے کہ اپنی ذات کا تجزیہ کیا جائے اور انصاف کے ساتھ اور تقویٰ کے ساتھ انسان پہلے یہ تو معلوم کرے کہ مجھے کون کون سی چیزیں اچھی لگتی ہیں۔ کون کون سی چیزیں ایسی ہیں جن سے مجھے پیار ہے۔ ان چیزوں کو اگر نماز کے ساتھ باندھ دیا جائے تو نماز بھی پیاری لگنے لگے گی۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے حقیقت میں انسان کو بڑی وسیع نظر سے اپنی ساری زندگی اور اس کے مقاصد کا جائزہ لینا پڑے گا اور وسیع نظر سے ہی نہیں بلکہ گہری نظر سے بھی۔ اور جب انسان اپنے حمد کے مقامات کا تعین کرلے کہ میرے نزدیک یہ چیز باعث حمد ہے یہ چیز قابل حمد ہے۔ یہ چیز تعریف کے لائق ہے تو اس وقت الحمدللہ کا ایک اور مضمون اس کے سامنے ابھرے گا۔ وہ جب غور کرے گا تو جو چیز بھی اس کو اچھی لگتی ہے اس کو اچھا بنانے میں خدا کی تقدیر نے کام کیا ہے۔ اور خدا چاہے تو اسے اچھا رکھے گا۔ جب چاہے گا وہ اچھی نہیں رہے گی۔

(ذوق عبادت ص 4)

ربوبیت کا حمد سے تعلق

ربوبیت کا حمد سے ایک بہت گہرا تعلق ہے۔ میرے لئے یہ تو ممکن نہیں ہوگا کہ حمد کے مضمون کو ان سات مضامین سے باندھ کر تفصیل سے یہاں بیان کروں لیکن یہ نمونہ آپ کو دے رہا ہوں تاکہ ان باتوں پر غور کرکے اپنی نمازوں کے ان سات برتنوں کو ایسے رس سے بھردیں کہ ہر برتن میں آپ کے لئے ایک تسکین بخش شربت موجود ہو جسے پی کر آپ لذت حاصل کریں۔

اب ربوبیت کے مضمون کے ساتھ حمد کا جو تعلق ہے وہ بہت ہی گہرا اور بہت ہی وسیع ہے۔ میں نے آپ کے سامنے کھانے کی مثال پیش کی۔ کوئی شخص یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ کھانا جب فضلے میں تبدیل ہو جاتا ہے' گندگی اور بدبو میں تبدیل ہو جاتا ہے تو پھر کہاں حمد اس میں باقی رہ سکتی ہے اور حمد کے مضمون کو میں اس کے ساتھ کیسے باندھوں گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ نظر گہری کر کے دیکھو۔ ربوبیت کا اس کے ساتھ بھی ایک گہرا تعلق ہے کیونکہ جو چیز تمہارا گند ہے وہ خدا کی کائنات میں بعض اور مخلوقات کے لئے ایک نعمت ہے اور وہ نعمت مختلف شکلوں میں اس کی دوسری مخلوق کو پہنچ رہی ہے۔

(ذوق عبادت ص 6)

محبت کا سلیقہ پیدا کریں

کون کہتا ہے کہ یہ بار بار دھرائی جانے والی ام الکتاب انسان کے لئے بوریت اور اکتاہٹ کا مضمون پیدا کرتی ہے' اکتاہٹ کے مواقع پیدا کرتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہر انسان کی اکتاہٹ اس کے اندر سے پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے محبت کا سلیقہ نہیں تو ہر چیز سے وہ اکتا جائے گا۔ اچھی سے اچھی چیز بھی اس کو بھلی معلوم نہیں ہوگی۔ پس اگر اکتاہٹ سے پناہ مانگنی ہے تو اپنے اندر محبت کا سلیقہ پیدا کریں۔ آپ دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ کسی بات سے بھی خوش نہیں ہوتے۔ ان کے ماتھے پر تیوری چڑھی ہوئی' جو چیز مرضی دیں کہ نہیں جی! فضول 'بکواس' ہر چیز پر تنقید کرتے۔ ہر چیز ان کو بری لگتی ہے قنوطی جیسے جہاں جاتے ہیں لوگوں کو مصیبت پڑ جاتی ہے۔ اس لئے نہیں کہ ان کے سامنے خدا کی کائنات حمد سے خالی ہوتی ہے۔ اس لئے نہیں کہ دنیا میں اچھے لوگوں کا فقدان ہوتا ہے یا خوبیاں ہی دنیا سے غائب ہو چکی ہوتی ہیں۔ پس ان کے اندر ایک یبوست پائی جاتی ہے۔ ایک ایسی خشکی ہوتی ہے جو ان کو محبت سے عاری کر دیتی ہے۔ پس اگر محبت کی نظر پیدا کریں یعنی حسن دیکھنے اور اس سے استفادے کی نظر پیدا کریں تو خدا تعالیٰ کی حمد آپ کو ساری کائنات میں عظیم تر وسعتوں کے ساتھ اس طرح بکھری ہوئی اور پھیلی ہوئی دکھائی دیتی ہے کہ ایک ذرے کے دل میں بھی آپ اتر جائیں تو اس میں بھی حمد کا ایک نیا جہان آپ کو دکھائی دینے لگے گا۔ پھر خدا رحمان بھی ہے اور رحیم بھی ہے اور لمالک یوم الدین بھی ہے ان صفات باری تعالیٰ کے ساتھ آپ حمد کو باندھیں تو پھر آپ دیکھیں کہ کتنے کتنے نئے حسین نقشے کائنات کے آپ کے سامنے ابھرتے ہیں اور ہر نقشے کے ساتھ خدا کی ہستی کا تصور وابستہ ہوتا ہے۔ ہر حسین چیز کو خدا تعالیٰ حسن عطا کر رہا ہوتا ہے تو وہ نماز لذت سے کیسے خالی ہو جاتی ہے۔

(ذوق عبادت ص 8)

عبادت کا حمد سے تعلق

عبادت کا حمد سے بہت گہرا تعلق ہے اگر حمد نہیں ہوگی تو عبادت بھی نہیں ہوگی اور یہ دعویٰ کہ ایاک نعبد صرف تیری عبادت کرتے ہیں' ایک بہت بڑا دعویٰ ہے جو حمد کے مضمون سے گزرے بغیر بالکل جھوٹا بن جاتا ہے۔ جب تک انسان یہ اقرار نہ کرے اور پورے صدق دل سے اس اقرار کو سمجھ کر اس کا قائل نہ ہو کہ تمام حمد خدا کے لئے ہے اس وقت تک تمام عبادت خدا کے لئے ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر حمد کا کوئی پہلو کسی اور کے لئے ہے تو عبادت کا ہر پہلو خدا کے لئے نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک ایسی حسابی بات ہے جس کے اندر کوئی تبدیلی ممکن ہی نہیں ہے۔ یہ Equation ہے ایک Mathematics کی۔ اور ایسی قطعی ہے کہ دنیا کی کوئی طاقت اس Equation کو بدل نہیں سکتی۔

حضرت اقدس محمد ﷺ کو جو اتنا عظیم مقام عطا ہوا کہ کائنات کی ہر چیز تو درکنار ہر نبی سے آگے بڑھ گئے تو اس مسئلے کو سمجھنے کا آخری نقطہ یہ ہے کہ آپ کی ساری حمد بلا استثناء خدا کے لئے ہو گئی تھی۔ اس لئے ایک وہ شخص تھا وہ جب یہ کہتا تھا کہ ایاک نعبد تو کامل طور پر اس اقرار میں سچا تھا ﷺ کیونکہ واقعتہً آپ کی ساری حمد خدا کے لئے تھی۔ ایاک نستعین کا ایاک نعبد کے ساتھ ایک گہرا تعلق ہے۔ ہم جب خدا سے مدد مانگتے ہیں تو اس سے پہلے یہ اقرار کر رہے ہوتے ہیں کہ اے خدا! ہم تیری عبادت کرتے ہیں اور صرف تیری عبادت کرتے ہیں۔ ہر شخص کی نیت یہی ہوگی اس سے تو کوئی انکار نہیں ہو سکتا یعنی انکار کرنے کا کسی کو حق نہیں۔ لیکن یہ قطعی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ کلیتہً اس مضمون کا حق حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ نے ادا فرمایا اور پھر وہی ادا کر سکتا ہے جو آپ کا کامل غلام ہو۔

(ذوق عبادت ص 9)

اصل چیز عرفان ہے

عرفان جتنا جتنا بڑھتا چلا جاتا ہے اتنا اتنا نماز میں لذت پیدا ہوتی چلی جاتی ہے اور عرفان بڑھانے کے لئے بہت غیر معمولی علم کی ضرورت نہیں ہے۔ ہر انسان کا اپنا علم عرفان پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اب کائنات پر غور کرنے کے لئے ایک سائنس دان کا غور بہت وسیع ہوگا۔ اگر اسے خدا تعالیٰ عرفان کی آنکھیں ہی نہ دے تو بڑے سے بڑے علم کے باوجود اس کو حمد کا مضمون سمجھ نہیں آئے گا لیکن ایک معمولی انسان ایک چرواہا' ایک گڈریا' ایک زمیندار کاشتکار یا ایک مزدور اگر بصیرت کی نظر رکھتا ہو تو وہ اپنے روزمرہ کے کاموں میں بھی خدا کی حمد دیکھ سکتا ہے اور حمد کے ترانے گا سکتا ہے۔

پس علم سے حمد ضرور بڑھتی ہے' اس میں کوئی شک نہیں لیکن علم کے بغیر بھی عرفان نصیب ہو سکتا ہے اگر انسان خدا تعالیٰ کی جستجو کرے اور اس کے حسن کی تلاش کرے تو کوئی ایک جگہ' ایک مقام بھی ایسا نہیں جہاں سے جستجو کرنے والا خدا تعالیٰ کا حسن نہ دیکھ سکے۔ اور وہی حسن ہے جو دراصل حمد میں تبدیل ہوتا ہے جس کے بعد انسان بے اختیار کہتا ہے الحمد للہ رب العلمین پھر روزمرہ کے انسان کے تجارب ہیں' خوشیاں ہیں' غم ہیں' خوف ہیں ان کے نتیجے میں روزانہ نماز کے یہ سات لفظ جو میں نے بیان کئے ہیں یہ نئے نئے مضامین سے بھرے جا سکتے ہیں۔

(ذوق عبادت ص 15)

محنت کی ضرورت ہے

عرفان سے نماز میں لذت پیدا ہوتی ہے اور اس کے لئے محنت کرنی پڑے گی۔ بات سمجھنے کے باوجود اچانک آپ کی نماز زندہ نہیں ہو سکتی۔ جن دانوں میں رس نہ رہا ہو اگر وہ ابھی زندہ اور درخت سے تعلق رکھتے ہیں تو معاً علاج کے بعد ان میں رس تو نہیں بھر جایا کرتا' وقت لگتا ہے اور محنت کرنی پڑتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے انسان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ (--)

(سورۃ الانشقاق: آیت 7) کہ اے انسان! تو خدا کی طرف محنت کر رہا ہے۔ یعنی وہ انسان مخاطب ہے جو خدا کو پانے کے لئے محنت کرتا ہے

تجھے بہت محنت کرنی پڑے گی اور بہت محنت کر رہا ہے۔ ہم تجھے یہ یقین دلاتے ہیں کہ تیری یہ محنتیں ضائع نہیں جائیں گی۔ تو ضرور اس رب کو پالے گا جس کی خاطر تو محنت اور جدوجہد کرتا ہے۔

(ذوق عبادت ص 17)

حمد اور صفات باری تعالیٰ

غور کے بعد جب حمد کے ذریعے آپ خدا تعالیٰ سے محبت اور تعلق پیدا کریں گے تو پھر جب نمازوں میں حمد کا لفظ آئے گا اور حمد کے ساتھ وابستہ صفات الٰہی نظر آئیں گی تو ان میں آپ کو نئے نئے نور دکھائی دیئے جائیں گے۔ نئی نئی روشنیاں نظر آنے لگیں گی۔ نئے حمد کے ترانے گاتے ہوئے لفظ دکھائی دیں گے اور آپ کی روح بے شمار لذتوں میں ڈوب جائے گی لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ ہر نماز میں کلیتہً تمام تر نظارے

ایک ہی دفعہ آپ کو دکھائی دیں گے۔ رفتہ رفتہ تھوڑی تھوڑی حسب توفیق عادت ڈالنی پڑے گی۔ ہر دفعہ جب نماز پڑھیں تو کچھ تو سوچیں خدا کی حمد کی بات جو آپ کے دل پر اس کیفیت کے وقت زیادہ اثر انداز ہو رہی ہو اور چاہے آدھا منٹ ٹھہریں۔ چاہے ایک منٹ ٹھہریں۔ اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مضمون کو حمد کے ایسے حقیقی مضمون سے باندھ کر آگے چلیں جو آپ نے محسوس کیا ہو۔ محض زبان سے ادا نہ کیا جا رہا ہو۔ پس جب الحمد للہ رب العلمین کہتے ہیں تو جتنے نظارے میں نے آپ کو بتائے ہیں یہ ربوبیت ہی کے تو نظارے ہیں۔ تمام جہانوں کا رب ہے اور کیسی کیسی صنعتیں اس نے قائم کر رکھی ہیں اور ان کا عشر عشیر بھی ابھی ہمیں پتہ نہیں چلا بلکہ ہزارواں' لاکھواں' کروڑواں' حصہ بھی ہم پر ابھی روشن نہیں ہوا لیکن جو کچھ بھی ہم نے دیکھا وہ حیرت انگیز پایا۔ اس طرح آپ کا علم بڑھتا ہے تو خدا کی حمد بڑھتی چلی جاتی ہے اس کا شعور بڑھتا چلا جاتا ہے پھر اپنے نفس پر' اپنے دل پر غور کریں' اپنی زندگی پر غور کریں' روزمرہ کے تجارب پر غور کریں' خدا تعالیٰ کے احسانات پر غور کریں تو جتنا جتنا آپ غور کریں گے اتنا اتنا آپ کی نمازیں لذتوں سے بھرنی شروع ہو جائیں گی۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

رنگ بھریں

وہ سارے کلمات جو نماز میں ادا کئے جاتے ہیں ان میں رنگ انسان کو خود بھرنے پڑتے ہیں اور جہاں تک سورہ فاتحہ کا تعلق ہے وہ تو خود بھی اپنی کیفیتیں اس طرح بدلتی رہتی ہے کہ زاویہ بدلنے سے اس کا اور رنگ دکھائی دیتا ہے اور ہر زاویے پر پھر بے شمار ایسے امکانات ابھرتے ہیں جن کی روشنی میں انسان سورہ فاتحہ کی مدد سے مضامین تک رسائی پاتا ہے اور مضامین کو جذبات میں ڈھال کر پھر سورہ فاتحہ میں ایسی کیفیت کے رنگ بھرتا ہے جس سے سورہ فاتحہ کوئی اجنبی چیز کوئی بیرونی چیز نہیں رہتی بلکہ اس کے دل کی واردات بن جاتی ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے اسی مضمون کو نماز کے متعلق یوں بیان فرمایا کہ دیکھو نمازیں جو تم پڑھتے ہو ان میں الفاظ وہی ہیں جو سب پڑھتے ہیں لیکن کیفیتیں الگ الگ ہوتی ہیں اور کوئی نماز فائدہ نہیں دے سکتی جب تک تم اس کو اپنی کیفیت سے نہ بھرو۔ کیفیت سے بہتر اور کوئی لفظ اس منظر کی تصویر کشی نہیں کر سکتا' اس صورت حال کو بیان نہیں کر سکتا۔ حضرت اقدس مسیح موعود نے لفظ کیفیت رکھ کر تمام مضامین کو یہاں مجتمع کر دیا۔

(ذوق عبادت ص41)

کار آمد نمازیں

حضرت اقدس مسیح موعود نے نماز میں لذت پیدا کرنے اور افادیت پیدا کرنے کے لئے ہمیں یہ نسخہ عطا فرما دیا کہ وہ نمازیں جن میں کچھ کیفیت شامل ہو گی وہ کار آمد نمازیں ہیں۔ وہ نمازیں جو کیفیت سے خالی ہوں گی ان سے تمہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا اور وہ ایسے برتنوں کی طرح ہیں جن میں کچھ بھی بھرا نہیں ہوا۔ پس نمازوں میں کیفیت پیدا کرنے کی خاطر میں آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ کون سی چیزیں کیفیت پیدا کرنے کے لئے ممد ہوتی ہیں۔ کیفیت از خود پیدا نہیں ہو جاتی کیفیت کے لئے حواس خمسہ سے مدد لینا ضروری ہے اور حواس خمسہ جو پیغامات پہنچاتے ہیں وہ پیغامات دماغ کے مختلف حصوں پر اثر انداز ہو کر کیفیت پیدا کرتے ہیں۔

پس علم بڑھانا اور گہری نظر سے کائنات کا مطالعہ کرنا۔ خدا تعالیٰ سے شناسائی حاصل کرنا اور حواس خمسہ جو خدا نے عطا فرمائے ہیں ان کے ذریعے خدا کی حمد تک پہنچنا' یہ وہ مضمون ہے جس کا زندگی کے ہر لمحے سے تعلق ہے اور ہمارے گردوپیش یہ مضمون بنتا چلا جاتا ہے۔ اگر ہم ہوش مندی کے ساتھ محسوس کریں کہ ہم کیسے رہ رہے ہیں۔ اور اپنے ماحول کے اثرات کو خدا تعالیٰ کی حمد کے ساتھ باندھنا سیکھ لیں۔ پھر جب آپ نماز میں داخل ہوں گے تو وہ نماز کیفیتوں سے بھری ہوئی ہو گی۔ اگر نماز سے باہر کچھ نہیں ہے تو نماز کے اندر بھی کچھ پیدا نہیں ہو گا۔ اس لئے بعض لوگ جو یہ حیران ہوتے ہیں کہ ہم تو نماز میں داخل ہوئے تھے لذتیں حاصل کرنے کے لئے ہمیں تو وہاں کوئی لذت نہیں ملی۔ باہر کی دنیا میں لوٹے اور پھر لذتوں میں دوبارہ کھوئے گئے' وہ بالکل درست کہتے ہیں کیونکہ باہر کی لذتوں کا خدا سے تعلق نہیں تھا اور اندر نماز خالی پڑی تھی۔ اس لئے خالی ویرانے سے گھبرا کر وہ ان لذتوں کی طرف لوٹتے ہیں جن کا خدا کی ذات سے تعلق نہیں یعنی تعلق ہے تو سہی مگر وہ سمجھتے نہیں۔ رشتے تھے تو سہی مگر وہ باندھے نہیں گئے۔ اس لئے وہ اس مادی دنیا سے لذت پانے کی اہلیت رکھتے ہیں لیکن روحانی دنیا سے لذت پانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ پس اپنی سوچ کو انگیخت کرنے کی ضرورت ہے کیونکہ سوچ کے بغیر دل میں جذبات پیدا نہیں ہوا کرتے۔ بعض لوگ جو یہ خیال کرتے ہیں کہ قلبی کیفیت اور چیز ہے اور دماغ اور چیز ہے۔ حقیقت میں ایک دوسرے سے الگ ان کا وجود نہیں ہے۔ قرآن کریم نے سوچوں کے آخری مرکز کے طور پر فواد کا یعنی دل کا ذکر فرمایا ہے اور دلوں کو ہی اندھا قرار دیا اور دلوں ہی کو دیکھنے والا بیان کیا جس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ دماغ کی آخری حقیقت بھی دل پر منتج ہوتی ہے۔ اور آخری صورت میں چونکہ کیفیتیں بن جاتی ہیں اور کیفیتوں کا مرکز دل ہے اس لئے قرآن کریم بھی دماغ کی بجائے دل کا ذکر کرتا ہے۔ پس اپنی سوچ بیدار کریں تو آپ کے دل میں عرفان کی لہریں دوڑنے لگیں گی۔ اور عرفان کی لہریں ہی ہیں جو وہ کیفیت پیدا کرتی ہیں جس سے نماز میں لذت پیدا ہوتی اور اللہ تعالیٰ سے محبت اور پیار بڑھتے رہتے ہیں۔

(ذوق عبادت ص42)

عرفان الٰہی

خدا تعالیٰ کا وصل' خدا تعالیٰ سے تعلق مقصود بالذات ہے اور نماز سے جتنا تعلق بڑھے گا' نماز کا جتنا عرفان بڑھے گا اتنا ہی زیادہ خدا تعالیٰ کی ہستی سے تعلق بڑھے گا اور خدا تعالیٰ کا عرفان بڑھے گا اور نماز کے ذریعے آپ اپنی زندگی کے' اپنی پیدائش کے مقصد کو پا سکتے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اگر ہم نماز سے بے سوچے سمجھے گزرتے چلے جائیں تو تمام عمر کی نمازیں بھی اس عارف باللہ کی ایک نماز کے برابر نہیں ہو سکتیں جو ایک نماز سے گزرتا ہے مگر اس میں ڈوب کر' اس کو اپنا کر' اس کا ہو کر' اس میں سے نکلتا ہے' اسی لئے بعض دفعہ بعض کم فہم لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ وہ ایک ہی نماز ہوا کرتی ہے جو خدا سے ملا دیتی ہے اور صرف ایک ہی نماز کافی ہے۔ یہ ایک بالکل غلط اور جاہلانہ تصور ہے۔

(ذوق عبادت ص57)

دائمی تعلق

پس ایک نماز کا سوال نہیں ہے۔ سوال ایک ایسی نماز کا ہے جو آپ کا نماز کے ساتھ ایسا گہرا اور دائمی رشتہ باندھ دے' ایسا تعلق پیدا کر دے کہ جو پھر کبھی نہ ٹوٹے۔ محبت کے متعلق شعراء کہتے ہیں کہ ایک ہی نظر میں ہو جایا کرتی ہے مگر وہ ایک ہی نظر ایسی تو نہیں ہوا کرتی کہ دوبارہ محبوب کی طرف اٹھنے کی تمنا سے ہی محروم رہے۔ ایک نظر سے مراد یہ ہے کہ محبت جب ہو جائے تو پھر ہر نظر اپنے محبوب کو تلاش کرتی ہے اور یہی عرفان الٰہی اور وصل الٰہی کی حقیقت ہے۔ ایک دفعہ جب اللہ تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا ہو جائے جس کا نماز سب سے بڑا ذریعہ ہے تو پھر یہ تعلق دائمی ہو جایا کرتا ہے اور اس تعلق کی سچائی کا نشان ہی اس کا دوام ہے۔ اس لئے میں آپ کو مختلف پہلوؤں سے نماز کے مضمون پر غور کرنے کے طریق بتانے کی کوشش کر رہا ہوں تاکہ ہر شخص اپنے اپنے مزاج کے مطابق وہ طریق اختیار کرے اور عبادت کا صرف فریضہ ادا نہ کرے بلکہ عبادت کی لذت حاصل کرے اور عبادت کے پھل کھائے۔

(ذوق عبادت ص58)

عبادت کا حق

رب اپنی تمام صفات کے باوجود اکیلا ہی ہے اور کائنات پھیلی پڑی ہے اور بے شمار ہے۔ انسان اپنی ذات میں اس ساری کائنات کو مجتمع کر سکتا ہے اور اس ساری کائنات کی نمائندگی میں خدا سے دعا کر سکتا ہے اور یہ دعا واقعۃً تمام کائنات کی نمائندگی میں ہو سکتی ہے کیونکہ جب ہم کہتے ہیں ایاک نعبد تو در حقیقت ہم عبادت کا حق ادا کریں یا نہ کریں قرآن کریم ہمیں بتاتا ہے کہ ساری کائنات واقعۃً عبادت کر رہی ہے۔ تو یہ محض ایک مبالغہ آمیزی نہیں ہے یا محض ایک ذوقی نکتہ نہیں ہے بلکہ ایک ٹھوس حقیقت ہے کہ جب ہم ایاک نعبد کہتے ہیں کہ اے خدا صرف تیری ہم سب عبادت کرتے ہیں یعنی کل عالمین' تو بالکل سچ بات کر رہے ہوتے ہیں اور چونکہ تمام کائنات کا نمائندہ انسان واقعۃً ہے اس میں تمام کائنات کا شعور خلاصے کی صورت میں پیدا کیا گیا ہے اور سب سے اعلیٰ شعور انسان کو عطا کیا گیا ہے اس لئے بحیثیت مخلوقات میں سے افضل ہونے کے وہ نمائندگی کا حق بھی رکھتا ہے۔

پس جو تخلیق میں سب سے افضل ہے وہ جب عبادت کا اقرار کر لے اور خدا کے حضور جھک جائے تو گویا تمام کائنات خدا کے حضور جھک رہی ہے۔ پس ایسا انسان جو عبادت کے وقت اپنا یہ مقام پیش نظر رکھے اس کے رکوع اور سجود میں ایک اور شان پیدا ہو جاتی ہے اور وہ خدا کے حضور اکیلا نہیں جھک رہا ہوتا بلکہ نعبد کے ساتھ جھک رہا ہوتا ہے۔ تمام کائنات کا خلاصہ بن کے جھک رہا ہوتا ہے۔ آنحضرت ﷺ جب نعبد کی دعا عرض کرتے تھے تو آنحضرت ﷺ صرف ساری کائنات کا نہیں بلکہ تمام عبادت کرنے والوں کے سردار کے طور پر عرض کیا کرتے تھے کہ اے خدا! اے رب العالمین!! ہم سب جو بھی عبادت کرنے والے ہیں' وہ سب تیرے حضور جھکتے ہیں اور میں ان کا سردار ہونے کی حیثیت سے یہ اقرار کرتا ہوں کہ تو ہی عبادت کے لائق ہے اور تیرے سوا اور کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ ہماری سب سرداریاں تیرے حضور سجدہ ریز ہیں۔ ہمارے ماتھے تیرے حضور عاجزانہ طور پر اپنے آپ کو مٹی میں رگڑتے ہیں اور گریہ وزاری کرتے ہیں اور عاجزی کا اقرار کرتے ہیں۔

(ذوق عبادت ص88)

عبادت کو وسعت دیں

حسب توفیق اپنی عبادت کو ایسی وسعت دینا ضروری ہے اور اس وسعت کا آغاز اپنے خاندان سے کریں۔ ایاک نعبد میں اگر آپ باشعور طور پر باقی چیزوں کو شامل نہیں کر سکتے تو اپنی بیوی' اپنے بچوں اور اپنے عزیزوں کو تو شامل کر لیں۔ اگر آپ خدا کی جماعت کی طرف سے کسی عہدے پر مامور ہیں تو ان سب کو شامل کر لیں۔ اگر آپ قائد خدام الاحمدیہ ہیں تو خدام کو شامل کر لیں۔ اگر لجنہ کی صدر ہیں تو لجنات کو شامل کر لیں۔ غرضیکہ جس جس دائرے پر بھی آپ کو کسی کام پر مامور فرمایا گیا ہے ان کو اپنے ساتھ شامل کر لیں۔ ایسی صورت میں جب ایاک نعبد کہیں گے تو اس کے ساتھ ہی اپنے نفس کا ایک محاسبہ بھی شروع ہو جائے گا اور انسان یہ سوچے گا کہ کس حد تک میں ان کی نمائندگی کا حق رکھتا ہوں۔ کیا میں نے ان کو عبادت کرنے میں اپنے ساتھ شریک کرنے کی کوشش بھی کی ہے کہ نہیں۔ کیا میں نے واقعۃً چاہا ہے کہ یہ سارے میرے ساتھ خدا کی عبادت کرنے والے بنیں۔ پس اگر ایسا نہیں ہوا تو پھر ایاک نعبد کے مضمون میں سے کچھ ہوا نکل جائے گی' کچھ جان نکل جائے گی۔ وہ طاقت اس میں نہیں پیدا ہو سکتی۔

(ذوق عبادت ص89)

دعاؤں کی پاکیزگی

محض رونے اور گریہ وزاری سے دعائیں قبول نہیں ہوا کرتیں۔ دعاؤں کو اپنی مقبولیت کے لئے ایک خاص پاکیزگی اور صحت چاہئے۔ اور جس رنگ میں آنحضرت ﷺ نے دعائیں

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آمنہ خاتون مبشر صاحبہ اہلیہ حضرت مولانا نذیر احمد مبشر صاحب

حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ - یادوں کے چراغ

میرے والد صاحب حضرت بھائی محمود احمد صاحب کا حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے وقت میں قادیان میں تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حضرت میجر ڈاکٹر سید حبیب اللہ شاہ صاحب کے ساتھ اکٹھے تعلیم حاصل کرنے کے دوران اور پھر بورڈنگ ہاؤس میں بھی ساتھ رہنے کی وجہ سے دوستی کا گہرا تعلق قائم ہو گیا تھا پھر سب بھائیوں کے ساتھ بھی پیار و محبت اور اخوت کے تعلقات بڑھتے گئے انہی سے میرے پیارے والد صاحب کو "بھائی جی" کا محبت آمیز رشتہ حاصل ہوا یہ وہ لقب ہے جو بعد میں مشہور زمانہ ہو گیا۔ اس کے علاوہ حضرت بڑے شاہ صاحب حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب والد صاحب کو اپنا چھٹا بیٹا کہتے تھے اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ اسی مادرانہ شفقت کا اظہار کرتیں اور اس چھٹے بیٹے کو حقیقی کا سا پیار دیا۔ اور یہ تعلقات پر خلوص اور ۔ اور مجھے تو کافی بڑا ہونے پر اور شعور کے بعد یہ معلوم ہوا تھا کہ یہ اتنا باہمی پیار اور محبت خونی رشتہ سے نہیں بلکہ اخوت دینی کا کرشمہ ہے۔ بس ان تعلقات کے تحت جو کچھ بزرگوں سے سنا پھر بڑی ہونے کے بعد خود مشاہدہ کیا اور کچھ تاریخی حوالوں سے اخذ کیا تحریر کر رہی ہوں۔ حضرت مہر آپا کے دادا حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب عظیم شخصیت تھے

حضرت مسیح موعود کے ابتدائی مقرب رفقاء میں سے تھے دینی اور دنیوی لحاظ سے ایک صالح وجیہہ شفیق اور بااخلاق انسان تھے مستند ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے سرکاری ملازمت میں تھے اور اس طرح بھی کافی شہرت اور عزت تھی۔ اور خدا کے فضل سے ساری اولاد بھی نیک صالح اور حسن کردار کا ایک نمونہ تھی اور پھر حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی طرف سے "بہشتی ٹبر" ہونے کا اعزاز یا خوشنودی کا تمغہ بھی ملا ہوا تھا۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاص اشاروں اور نشانوں کے تحت حضرت اقدس کی زندگی میں ہی رشتہ داری کا تعلق بھی قائم ہو گیا وہ یوں کہ حضرت ام طاہر جو حضرت شاہ صاحب کی چھوٹی بیٹی تھیں ان کا نکاح حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب ابن حضرت مسیح موعود کے ساتھ حضرت اقدس کی زندگی میں ہی دونوں کی چھوٹی عمر میں ہی ہو گیا تھا مگر تقدیر خداوندی کے تحت صاحبزادہ مبارک احمد کی وفات ہو گئی۔

خلافت ثانیہ کے زمانہ میں حضرت ام طاہر سیدہ مریم بیگم دوسری بار حضرت مسیح موعود کی بہو بن کر حضرت خلیفہ ثانی کی زوجیت کے اعلیٰ مرتبہ پر فائز ہوئیں۔

آپ کی وفات کے بعد 1944ء میں حضرت سیدہ مہر آپا کو حضرت خلیفہ ثانی کی زوجیت کا شرف حاصل ہوا اور معزز سید خاندان کا حضرت مسیح موعود کے ساتھ تیسری بار رشتہ داری کا تعلق قائم ہو گیا۔ اور سیدہ کو شادی کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے "مہر آپا" کا گراں قدر لقب اور اعزاز حاصل ہوا اور اس اعزاز کو مہر آپا نے عمر بھر پوری طرح نباہا۔ اور اس کی شان کو قائم رکھا حضرت سیدہ مہر آپا کے والد حضرت سید عزیز اللہ شاہ صاحب حضرت سید ڈاکٹر عبدالستار شاہ صاحب کے تیسرے فرزند تھے آپ سرکاری ملازمت میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے پہلے اہل و عیال کو ساتھ ہی رکھتے تھے مگر پھر بچوں کی تعلیم میں تاخیر کی وجہ سے پہلے قادیان دارالرحمت میں کرایہ پر مکان لیا اور بیوی بچوں کو وہاں رکھا اس کے بعد جلد ہی دارالانوار میں اپنی کوٹھی تعمیر کروا کر وہاں رہائش اختیار کی اور وہیں سے مہر آپا کی شادی کی تقریب بھی عمل میں آئی اور آپ کو حضرت ام طاہر کی جانشینی کا مقام ملا۔ آپ کی شادی کے بعد بڑی ذمہ داری کی مصروفیات کے باوجود مہر آپا نے ہمارے گھرانہ کے ساتھ محبت و الفت کے وہی تعلقات قائم رکھے جو ان کے خاندان کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ قادیان میں اور پھر ربوہ میں بھی رنج و راحت کے مواقع پر آپس میں ملنا جلنا۔ شادیوں وغیرہ میں اپنوں کی طرح شامل ہونا اہم امور میں صلاح و مشورہ تحفے تحائف کے تبادلے بے تکلف ہوئے۔ ان کی شادی کے بعد جلد ہی تقسیم ہند کا سلسلہ شروع ہو گیا اور پھر قادیان سے نکلنا پڑا حالات نے آپس میں دوری اور جدائی ڈال دی۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے ایک عظیم ذکی و فہیم ہستی حضرت مصلح موعود کی کوششوں اور منصوبہ کے تحت تعمیر ربوہ کے سامان پیدا کر دیئے اور ربوہ کا ایک شاندار اور منظم مرکز احمدیت کا قیام عمل میں آگیا جس کی ہر لحاظ سے معجزانہ ترقی سب کے سامنے ہے۔

حضرت مصلح موعود سے ہماری ملاقاتیں دعا کی درخواستیں یا مشورہ طلب امور کے متعلق بات چیت سب مہر آپا کے ذریعہ ہوتی۔ دو یا تین بہنیں ربوہ میں ہوتی تھیں اور مہر آپا کے پاس آنا جانا رہتا اور پیار و محبت اور تحائف کے تبادلے ہوتے۔ ان کے اخلاق اور خوبیوں سے فیضیاب بھی ہوتی رہتیں۔ میں چند ایک واقعات تحریر کروں گی جن کی وجہ سے میرے دل پر ان کے اخلاق حسنہ اور خلوص کا گہرا اثر ہے۔

1955ء میں جب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر نے ہمیں ساتھ لے کر افریقہ روانہ ہونا تھا غالباً یکم یا دو فروری کی تاریخ تھی صبح کافی ٹھنڈ تھی جب گاڑی آگئی۔ میں حیران رہ گئی جب دیکھا کہ مہر آپا کسی دوسری عورت کو ساتھ لئے اسٹیشن پر ہمیں الوداع کہنے کے لئے تشریف لائی ہیں۔ پھر بہت پیار و محبت رقت آمیز جذبات اور پر خلوص دعاؤں کے ساتھ ہمیں رخصت کیا۔ اس کے بعد افریقہ میرے ساتھ خط و کتابت سے رابطہ بھی رکھا پھر افریقہ سے واپس آنے پر ہماری دعوت کی اور پہلے تعلقات پھر جاری ہو گئے۔ اس وقت حضرت مصلح موعود کی صحت بہت کمزور تھی آپ کی طویل علالت کے دوران حضرت مہر آپا نے حضرت اقدس کی جو خدمت اور تیمارداری کی وہ بھی قابل تحسین اور ایک مثالی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ آپ کی اولاد کی ذمہ داریوں کو بھی اچھے طور پر نباہا۔

میرا بیٹا ڈاکٹر منیر احمد صاحب مبشر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں میٹرک کے امتحان میں اول آیا سب نے بہت ہی خوشی کا اظہار کیا مہر آپا سنتے ہی اسی دن پچھلے پہر معہ حضرت چھوٹی آپا مریم صدیقہ صاحبہ و محترمہ طیبہ بیگم صاحبہ بیگم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد کے ساتھ ہمارے گھر تشریف لائیں۔ اور بہت مسرت کا اظہار کیا اور منیر کے لئے دعائیں کیں ان معزز و محترم خواتین کی تشریف آوری ہمارے لئے شرف و عزت کا باعث ہوئی۔ پھر اسی طرح اور شادیوں وغیرہ کی تقریبات میں بھی اپنے عالی مرتبہ اور باعزت مقام کے باوجود التزام سے شمولیت فرماتیں سرگودھا بھی تشریف لے جاتیں۔ جس سے ہم سب کی عزت اور حوصلہ افزائی ہوتی۔ 1974ء میں جب میرے پیارے بھائی ڈاکٹر حافظ مسعود احمد سرگودھا کو معہ ان کے چھوٹے بیٹے منصور احمد کے گھر سے گرفتار کر کے لے گئے اور جرم بے گناہی میں دو ماہ جیل میں رکھا گیا۔ جب رہا ہوئے تو صحت بہت کمزور ہو چکی تھی انہیں پہلے ربوہ لایا گیا مہر آپا فوراً ہمارے گھر پہنچیں بہت ہی دلگیر اور بے قرار تھیں آپ کے ہمراہ آپ کی والدہ محترمہ چچی جان زہرا بیگم اور محترمہ چچی جان سیارہ حکمت بیگم حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب محترمہ سیدہ رضیہ بیگم بنت حضرت سید حبیب اللہ شاہ صاحب اور آپ کے خاندان کی بعض دیگر خواتین بھی تھیں سب کی حالت قابل دید تھی۔ مہر آپا نے شفقت سے ہاتھ پھیرے بچیوں نے دلاسے دیئے گلے لگا کر پیار کیا۔ اسی سال پھر دوسری بار جب میرے بھائی کے عظیم سہ منزلہ مکان اور کلینک کو سرگودھا میں مخالفین نے آگ لگا دی نکلنے کا راستہ بند کر دیا سارے گھر والوں کے نکلنے کی کوئی صورت نہ رہی شعلے بھڑک رہے تھے اللہ تعالیٰ نے خاص معجزانہ صورت پیدا کر دی کہ اس کے فضل سے جانیں محفوظ رہیں غیر از جماعت ہمسایوں نے سیڑھیاں لگا کر اپنی طرف اتار لیا اس موقع پر بھی حضرت مہر آپا آپ کے خاندان کے دیگر افراد بشمول حضرت صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے بہت ہمدردی اور کرب و اضطراب کا اظہار کرتے ہوئے سب کو تسلیاں اور دلاسے دیئے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے جانیں محفوظ رکھیں ان سب مواقع اور حالات میں مہر آپا پیش پیش ہوتیں جو بہت شفقت اور ہمدردی کا اظہار فرماتیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور جو خدا کے فضل سے زندہ ہیں انہیں سلامتی عطا کرے اور اعمال صالحہ کی توفیق دے۔ مہر آپا کے خلوص اور محبت کے اظہار کے سلسلہ میں مجھے ان کے گھر میں ایک خوشگوار اور ہمارے لئے باعث فخر واقعہ بیان کرنے کا موقع ملا وہ یہ تھا کہ میں ایک دن مہر آپا سے ملنے ان کے گھر گئی (یہ موجودہ حضرت صاحب کے مقام خلافت پر فائز ہونے سے سال یا کچھ ماہ پہلے کی بات ہے) دوپہر کا وقت ہو گیا اور مہر آپا نے مجھے بہت اصرار سے روک لیا کہ کھانا کھا کر جانا اتفاقاً حضرت میاں طاہر بھی تشریف لے آئے اور ہمارے ساتھ کھانے میں شریک ہوئے اور ہم آپس میں بے تکلفی سے باتیں کر رہے تھے کہ موجودہ حضرت صاحب مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے آپا امی کے وقت کی کوئی باتیں بتائیں۔ باتیں تو بے شمار تھیں مگر مجھے یہ خصوصی واقعہ یاد آگیا جو میں نے حضرت میاں طاہر کو سنانا شروع کر دیا غالباً 1935ء کی بات تھی حضرت سید عبدالرزاق شاہ صاحب افریقہ سے تشریف لائے تو حضرت والد صاحب نے ان کی دعوت کی۔ اور حضرت سیدہ ام طاہر کی خدمت میں بذریعہ رقعہ پیغام بھجوایا کہ آپ سب بھی کھانے پر تشریف لائیں۔ جس کے ذریعہ پیغام بھجوایا گیا اس نے آکر اطلاع دی کہ دعوت کی حضرت صاحب نے منظوری دے دی ہے اور ہم سب نے یہی سمجھا کہ حضرت ام طاہر کو اجازت دے دی ہے۔ اگلے دن دوپہر کے وقت جب حضرت چچا جان عبدالرزاق صاحب تشریف لے آئے میرے ماموں محترم چوہدری ظہور احمد صاحب بھی آ گئے۔ سب کمرہ میں بیٹھے تھے کہ دوسرے باہر والے دروازے سے حضرت ام طاہر تشریف لائیں اور گھبراہٹ میں تھیں فرمانے لگیں بھائی جی کہاں ہیں حضرت صاحب کو بیٹھک میں باہر لے آئیں اس وقت اماجان کی حالت بھی دیکھنے کے قابل تھی۔ ادھر بیٹھک کے دروازہ میں حضرت میاں طاہر نے اندر جھانکا اور باہر سے حضرت صاحب تھوڑا سا کھانے لگے پھر اندر والوں کی بھی جو کیفیت ہوئی وہ بھی ہمارے لئے ایک خوشگوار مرحلہ تھی۔ اس وقت حضرت طاہر کی عمر چھ سات سال ہو گی۔ پھر سب پر سکون ہو گئے بے تکلف کھانا کھایا باتیں بھی کرتے رہے حضرت صاحب نے خاص طور پر آم کا اچار اندر سے منگوایا کہ مجھے پلاؤ کے ساتھ یہ بہت اچھا لگتا ہے۔ پھر حضرت اقدس دوسرے کمروں میں اور صحن میں بھی پھرتے رہے اور مجھے فرمایا کہ آپ نے ابھی بجلی کیوں نہیں لگوائی اس وقت بجلی آئے زیادہ عرصہ نہیں ہوا تھا پھر حضرت اقدس نے پوچھا کتنے کمرے ہیں میں نے بتایا کہ چودہ پندرہ اوپر نیچے کے ہیں۔ حضرت صاحب نے اسی وقت حساب لگا کر فرمایا اتنی رقم لگے گی زیادہ نہیں ہے۔ اس کے بعد حضرت صاحب کی غیر متوقع تشریف آوری ہمارے لئے ہمیشہ باعث فخر و شرف ثابت ہوئی اس دن چونکہ حضرت صاحب کے ہاں حضرت ام طاہر کی باری تھی اس لئے سب کے ساتھ حضرت اقدس شامل تھے جس کا ہمیں خیال بھی نہیں تھا یہ سارا واقعہ سن کر حضرت طاہر بہت ہی محظوظ ہوئے کیونکہ آپ کے والدین حضرات کی ایک خوشگوار یادگار کا واقعہ تھا جو مجھے مہر آپا کی ملاقات کی وجہ سے بیان کرنے کا موقع ملا۔ پھر حضرت امام فرمانے لگے آپا کوئی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ور ایسی یادگار باتیں بھی سنائیں۔ میں نے عرض کیا میاں ایک دم تو ذہن میں نہیں آتیں پھر یاد کر کے سناؤں گی۔ پھر خدا کے خاص فضل سے حضرت طاہر کو اللہ تعالیٰ نے جلد ہی منصب امامت عطا کر دیا۔ اور حالات نے مجھے پھر موقع نہ دیا۔ نہ زیادہ ملاقات ہو سکی مجبوری اور دوری نے بے بس کر دیا۔

جب حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی وفات ہوئی ہم جنازہ کے قریب کھڑی تھیں میں اور مہر آپا بالکل ساتھ تھیں شدت غم سے ہم سب کا برا حال تھا مہر آپا نے جھک کر پیارے چچا جان کے ماتھے پر بوسہ دیا اور میں بھی اس کے لئے بے قرار تھی مگر جھجک رہی تھی مہر آپا نے میری طرف دیکھا تو مجھے آگے کر کے کہا آپا آپ کے ساتھ بھی ابا جان کو (یہ سب انہیں ابا جان کہتے تھے) بہت پیار تھا آپ بھی انہیں پیار کر لیں۔ مہر آپا کے اس پیار اور خلوص کی میں نے تکمیل کی اور میرے دل کو سکون ہوا اور مہر آپا کی ممنون ہوئی۔

مہر آپا کی ایک حیرت انگیز بات جو ہمارے گھر میں لطیفہ کے طور پر سب کو یاد ہے وہ یہ کہ میری بہن صالحہ مرحومہ اور مہر آپا چھوٹی عمر میں کھیلتے ہوئے آپس میں جھگڑ پڑیں صالحہ کہیں اندر سے ایک گاجر اٹھا لائی اور مہر آپا کو دکھا کر کہنے لگی بشریٰ یہ دیکھو تمہارا دلہا مہر آپا نے فوراً جواب دیا چل چل یہ تیرا ہوگا۔ میرا دلہا تو اتنا اچھا اور خوبصورت ہوگا کہ تم سب حیران رہ جاؤ گی اس قسم کے الفاظ کہے۔ اس وقت تو اس بات پر کسی نے خاص توجہ نہ دی کہ یونہی نوک جھونک کر رہی ہیں مگر سالوں بعد جب مہر آپا کے الفاظ کی حقیقت سامنے آئی تو سب کی حیرت کا آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ اور شاید مہر آپا اپنی یہ بات خود بھی بھول گئی ہوں گی۔

میری بہن عزیزہ صفیہ اشرف ایم اے اہلیہ راجہ محمد اشرف سرگودھا نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ محترمہ چچی جان والدہ حضرت مہر آپا نے ذکر کیا کہ بہت عرصہ پہلے کی بات ہے ایک دفعہ ریل گاڑی میں سفر کے دوران جبکہ مہر آپا بہت چھوٹی تھیں ایک ہم سفر عورت نے ان سے پوچھا کہ یہ بچی کون ہے میں نے اسے بتایا کہ یہ میری بیٹی ہے اس پر وہ عورت کہنے لگی اسے مت جھڑکا کرو اس نے ایک دن ملکہ بننا ہے اس کا خاوند بادشاہ ہوگا۔ پتہ نہیں وہ عورت کون تھی کہاں سے آئی تھی کہاں جانا تھا مگر طویل عرصہ کے بعد سب کو اس کی پیشگوئی پر بھی حیرت ہوئی کہ کوئی صالحہ خدا رسیدہ خاتون ہوگی جس کے الفاظ پورے ہوئے۔

جب میں غانا تھی تو میں نے مہر آپا کے لئے ایک قمیض کا کپڑا جو میں نے اپنے احمدیہ سٹور سے ہی خریدا تھا یعنی سالٹ پانڈ کی کپڑے کی دوکان سے جہاں محترم مولوی صالح محمد صاحب کام کرتے تھے۔ میں نے وہ کپڑا زیادہ قمیصوں کا خرید لیا کیونکہ ولایتی تھا اور بڑا خوبصورت پرنٹ تھا۔ ان میں سے ایک مہر آپا کے لئے پاکستان بھجوایا۔ اس کے بعد میں اپنے لئے قمیض لینے لگی تو معلوم ہوا کہ وہ کپڑا بہت بوسیدہ ہو چکا تھا حالانکہ ایسا اتفاق کبھی نہیں ہوا تھا وہ غالباً اس وجہ سے خراب ہو گیا کہ سالٹ پانڈ سمندر کے کنارے پر ہے ہر وقت ہوا میں نمی رہتی ہے کسی کھلی الماری میں پڑا رہنے سے ایسا ہو گیا۔ اور دل ہی دل میں بہت شرمندگی اور افسوس بھی ہوا کہ مہر آپا کو بھجوا چکی تھی مگر کچھ نہ کر سکتی تھی اسی اثناء میں میری پیاری بہن مہر آپا نے عزیزہ محترمہ قدسیہ بیگم، بیگم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب کے ذریعہ جو پاکستان سے غانا گئی تھیں۔ مجھے کچھ رقم بھجوائی جو اس وقت کے لحاظ سے خاصی تھی اور کہا کہ میری طرف سے کوئی چیز خرید لیں ساتھ ہی میری قمیص کا شکریہ ادا کیا تھا مجھے یہ وہم ہو گیا کہ میرا کپڑا ناقص ہونے کی وجہ سے مہر آپا نے ایسا کیا ہے۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ مہر آپا آپ نے مجھے خراب کپڑے پر شرمندہ کرنے کے لئے یہ رقم بھجوائی ہے اس کے بعد ان کی طرف سے جو خط مجھے گیا وہ گزشتہ سال ہی اتفاق سے مجھے خطوں میں مل گیا جو ان کے بابرکت ہاتھوں سے لکھا ہوا ہے۔ اس کا ایک حصہ یہ ہے۔

پیاری آپا میں نے آپ کو ایک دفعہ پہلے بھی یقین دلایا تھا اور اب پھر یقین دلاتی ہوں کہ میں نے اگر چھوٹا سا تحفہ آپ کو بھیجا ہے تو وہ کسی بدلہ کی خاطر نہ تھا اور نہ یہ تھا کہ آپ کا تحفہ برا تھا۔ آپ کو یہ کیوں وہم ہو گیا ہے مجھے آپ کا وہ تحفہ بے حد عزیز تھا اور اس کی انتہائی خوشی ہوئی تھی دیکھنا تو اس خلوص کو تھا جس خلوص سے آپ نے مجھے یاد کیا تھا میں نے قدو کو (عزیزہ محترمہ قدسیہ بیگم) صرف رقم دے دی تھی کہ جو چیز وہاں نہ ہو اور اس کی مانگ ہو وہ چھوٹی سی چیز میری طرف سے لے جانا۔ اب مجھے نہیں پتہ کہ وہ کیا لے کر گئی تھی اگر اس کا یقین نہ ہو تو آپ قدو سے پوچھ سکتی ہیں۔ اس وہم کو دور کریں مجھے آپ کے گھر سے اب تک وہی تعلق اور پیار ہے جو حضرت آپا جی (میری والدہ محترمہ) کے زمانہ میں تھا ہاں یہ فرق ضرور ہو گیا ہے کہ جب سے حضرت آپا جی فوت ہو گئی ہیں ہم لوگوں کے قدم اب اس گھر کی طرف نہیں اٹھتے پتہ نہیں یہ جھجک کیوں پیدا ہو گئی ہے۔ حالانکہ حضرت تایا جی ہم لوگوں سے اسی طرح کی بے لوث محبت رکھتے ہیں اور جب کبھی بھی اتفاق ہوا ہے عزیزم مسعود احمد اور اس کی بیوی بھی بہت پیار سے ملتے ہیں پھر بھی خدا جانے کیا بات ہے۔ آپ آ جائیں تو شاید یہ جھجک ختم ہو جائے۔ کلیم پیارے کی شادی جب وہ بخیریت واپس آئے گا تو ہو گی انشاء اللہ۔

پیاری آپا آپ درد و کرب سے دعائیں کریں کہ خدا ہمیں ان تینوں کی خوشیاں دکھائے اور ان خوشیوں کے انجام بخیر کرے اور ان تینوں بھائیوں کو دینی دنیوی، نعمتوں، برکتوں سے مالا مال کرے۔ دشمن کبھی خوش نہ ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کے شر سے ہمیشہ اپنی حفاظت میں رکھے آمین۔ یہ دعائیں آجکل خصوصیت سے کریں طبیعت اکثر پریشان رہتی ہے۔ (بشریٰ)

مہر آپا ہمیشہ ہمارے بچوں کے لئے عیدیاں باقاعدگی سے بھجواتیں اور کئی دفعہ کہتیں میں تھوڑی تھوڑی عیدیاں بھیجتی ہوں اس کی وجہ یہ ہے کہ مجھے اپنے گھروں میں ماشاء اللہ بہت بچوں کو عیدیاں دینی ہوتی ہیں میں کہتی مہر آپا ایسا کیوں کہتی ہیں آپ کی چیز تو تبرک ہے اور پیار و خلوص لاکھوں سے بڑھ کر۔ اللہ تعالیٰ میری پیاری مہر آپا کے جنت میں درجات بلند کرے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پیر 7- ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورک شاپ لجنہ ربوہ
1-00 رات- درس القرآن نمبر4
2-25 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- تقریر سلطان محمود انور صاحب
3-15 رات- چینی زبان سیکھئے
4-50 صبح- چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورکشاپ
5-20 صبح- لقاءمع العرب
7-15 صبح- اردو کلاس
8-20 صبح- چینی زبان سیکھئے
8-50 صبح- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات- انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
10-50 صبح- چلڈرنز ورک شاپ نمبر1
11-20 دوپہر- درس القرآن نمبر4
12-30 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
12-55 دوپہر- لقاء مع العرب
2-10 دوپہر- اردو کلاس
3-15 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- سپورٹس مجلس انصار اللہ ربوہ 1996ء
4-40 سہ پہر- نارو یجئین زبان سیکھئے
7-10 شام- ہومیو پیتھی کلاس
8-15 رات- لقاء مع العرب
10-30 اردو کلاس

منگل 8 ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر کلاس نمبر105
1-10 رات- روحانی خزائن
2-00 رات- ہومیو پیتھی کلاس
3-05 نارو یجئین زبان سیکھئے
3-35 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی
4-40 رات- چلڈرنز کارنر- ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
5-15 صبح- لقاءمع العرب
6-15 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس- مجلس انصار اللہ ربوہ کی سالانہ کھیلیں 1996ء
6-45 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی جلسہ نومبائعین
7-10 اردو کلاس
8-20 صبح- نارو یجئین زبان سیکھئے
8-50 ہومیو پیتھی کلاس
10-45 صبح- چلڈرنز کارنر کلاس نمبر105
11-15 دوپہر- پشتو پروگرام- خطبہ جمعہ 7-3-97
12-10 دوپہر- تعلیم دین حق
1-00 دوپہر- لقاءمع العرب
2-00 دوپہر- اردو کلاس
3-15 دوپہر- طبی معاملات- بچوں کی نگہداشت
4-30 بعد دوپہر- فرنچ زبان سیکھئے
7-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس
8-10 رات- لقاءمع العرب
10-30 رات- اردو کلاس

بدھ 9- ستمبر 1998ء

12-35 رات- چلڈرنز کارنر- یسرنا القرآن کلاس
1-00 رات- چلڈرنز کارنر- واقفین نو پروگرام کاغذ کے کارخانہ کی سیر
1-40 رات- اراؤنڈ دی گلوب- پیشکش سید طاہر احمد صاحب
2-05 رات- ترجمۃ القرآن کلاس 8-9-98
3-10 رات- فرنچ زبان سیکھئے
4-50 رات- چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
5-10 صبح- لقاءمع العرب
6-25 صبح- طبی معاملات- بچوں کی نگہداشت
6-50 اردو کلاس
7-55 صبح- فرنچ زبان سیکھئے
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر یسرنا القرآن کلاس
11-10 دوپہر- سواحیلی پروگرام میزبان عبد الباسط شاہد صاحب
12-00 دوپہر- ہماری کائنات
1-05 دوپہر- لقاء مع العرب
2-20 دوپہر- اردو کلاس
3-25 دوپہر- درثمین حصہ 5
4-35 سہ پہر- جرمن زبان سیکھئے
7-10 رات- ترجمۃ القرآن کلاس
8-15 رات- لقاءمع العرب
10-30 رات- اردو کلاس

جمعرات 10- ستمبر 1998ء

12-40 رات- بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
1-10 رات- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل لجنہ میگزین
2-00 ترجمۃ القرآن کلاس 9-9-98
3-10 رات- جرمن زبان سیکھئے
3-35 رات- ڈاکومنٹری- لندن ایکوریم
4-45 چلڈرنز کارنر- حضرت صاحب سے ملاقات
5-15 صبح- لقاءمع العرب
7-20 صبح- اردو کلاس
8-25 صبح- جرمن زبان سیکھئے
8-50 صبح- ترجمۃ القرآن کلاس 9-9-98
10-50 صبح- چلڈرنز کارنر حضرت صاحب سے ملاقات
11-20 دوپہر- سندھی پروگرام- خطبہ جمعہ 9-8-96
12-25 دوپہر- احمدیہ ٹیلی ویژن لائف سٹائل لجنہ میگزین
1-10 دوپہر- لقاءمع العرب
2-15 دوپہر- اردو کلاس
3-20 دوپہر- کوئز- تاریخ احمدیت
4-35 سہ پہر- عربی زبان سیکھئے
6-35 رات- ہومیو پیتھی کلاس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی سلسلہ کی ہمشیرہ محترمہ خیرالنساء بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری عبدالوہاب خان صاحب حلقہ راج گڑھ لاہور طویل علالت کے بعد مورخہ 31- اگست 98ء بروز سوموار لاہور میں وفات پاگئیں۔ موصوفہ خدا تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ میت اسی شام ربوہ لائی گئی اور نماز مغرب کے بعد بیت المبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد نے نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی جہاں مکرم قریشی محمد انور صاحب نائب ناظر بیت المال آمد نے دعا کروائی۔ مرحومہ مکرم چوہدری عبدالمومن خان صاحب کانگوڑھی مرحوم کی بیٹی تھیں۔ خدمت دین کا بہت شوق تھا۔ جہاں جہاں رہیں لجنہ اماء اللہ کے کاموں میں بھرپور حصہ لیتی رہیں۔ لمبے عرصے تک اپنے حلقہ کی سیکرٹری مال رہیں۔ قارئین کی خدمت میں درخواست ہے کہ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

○ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب ایڈیشنل ناظر مال آمد تحریر کرتے ہیں۔ مکرم ڈاکٹر حکیم عبدالرشید صاحب اجنالوی کوچہ سیٹھاں سید مٹھا بازار لاہور 6- جولائی 98ء کو لاہور میں وفات پاگئے۔

مرحوم ایک نڈر اور مخلص احمدی تھے۔ خاندان میں اکیلے احمدی ہوئے۔ کسی مخالفت کی پرواہ نہ کی اور دلیر داعی الی اللہ تھے۔ دعوت الی اللہ کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتے تھے۔

ایک لمبے عرصے تک حلقہ بھاٹی گیٹ کے صدر بھی رہے ہیں مرحوم نے اپنے پسماندگان میں دو بیٹے اقبال احمد اور افضال احمد اور پانچ بیٹیاں چھوڑی ہیں۔

دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ سب کا حامی و ناصر ہو اور صبر کی توفیق عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم ضیاء الحق صاحب ڈھاکہ وائے تحریر کرتے ہیں کہ ان کے برادر نسبتی مکرم نورالدین احمد صاحب (سابق امیر جماعت احمدیہ چٹاگانگ) امیر جماعت احمدیہ پیک شاہ میمن سنگھ بنگلہ دیش کئی ہفتوں سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ اور ڈسٹرکٹ ہسپتال میں زیر علاج رہنے کے بعد بغرض علاج ڈھاکہ تشریف لے گئے ہیں۔

○ مکرم محمد یوسف شاہد صاحب سابق مربی سپین کا 5 سالہ بیٹا پولیو سے ملتے جلتے وائرس کا شکار ہو کر شدید بیمار ہے۔ اس کے جسم کی تمام حرکات ختم ہو چکی ہیں۔ تاہم باتیں کرتا ہے۔ الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں زیر علاج ہے۔ احباب کرام سے عزیز کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔

○ مکرم قدیر احمد ناصر صاحب نائب قائد مجلس ڈیفنس کراچی کی اہلیہ محترمہ بشریٰ صدیقہ قدیر صاحبہ کا پتہ میں پتھری کے سلسلہ میں اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔

○ مکرم محمد بشیر صاحب امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع کوٹلی کافی دنوں سے علیل چلے آرہے ہیں۔ صحت کافی کمزور ہو گئی ہے۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

○ مکرم چوہدری عبدالرحیم صاحب مجاہد ساہیوال لمبے عرصے سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے ہیں۔

○ مکرمہ والدہ صاحبہ احمد مصطفیٰ خان رند (کارکن خورشید دواخانہ گولبازار ربوہ) کا گزشتہ ماہ گرنے کی وجہ سے بایاں بازو ٹوٹ گیا تھا۔ ابھی تک زیر علاج ہیں اور کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔

ان سب کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم نسیم الدین محمود صاحب ابن مکرم خلیفہ سلیم الدین محمود صاحب کو 21- اگست 1998ء بروز جمعہ کو اللہ تعالیٰ نے سویڈن میں بیٹا عطا فرمایا ہے۔ جس کا نام جلال الدین تجویز ہوا ہے۔ عزیز نومولود مکرم خلیفہ صباح الدین احمد صاحب ربوہ کا نواسہ اور حضرت حافظ ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کی دونوں طرف سے چوتھی نسل ہے نیز محترم خلیفہ صلاح الدین احمد صاحب کا پڑنواسہ اور محترم خلیفہ علیم الدین صاحب کا پڑپوتا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں نومولود کی لمبی عمر، صحت، نیک قسمت اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ پنجاب یونیورسٹی
پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ
کورس

○ پنجاب یونیورسٹی لاہور نے ایک سالہ پوسٹ گریجوایٹ ڈپلومہ ان کمپیوٹر سائنس کورس میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

اہلیت:۔ بیچلرز ڈگری

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-9-16 مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ یونیورسٹی آف آرڈ
ایگریکلچر راولپنڈی ایم ایس سی۔
پروگرامز سرما 99-1998ء

○ یونیورسٹی آف آرڈ ایگریکلچر راولپنڈی نے بارانی علاقوں اور اسلام آباد کے امیدواروں سے مندرجہ ذیل ماسٹر پروگراموں میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

1- شماریات- 2- بیالوجی- 3- باٹنی- 4- زوالوجی- 5- بائیو کیمسٹری- 6- معاشیات- 8- سوشیالوجی۔

اہلیت:۔ کم از کم بیچلرز ڈگری (کم از 50 فیصد نمبروں کے حامل طلبہ)

درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-9-19 مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ
گورنمنٹ کالج لاہور

○ گورنمنٹ کالج لاہور نے مندرجہ ذیل مضامین میں ایم اے / ایم ایس سی پارٹ ون میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔

باٹنی، کیمسٹری، اکنامکس، انگلش، ہسٹری، ریاضی، فارسی، فلاسفی، فزکس، سیاسیات، سائیکالوجی، شماریات، اردو، ذوالوجی۔

پراسپکٹس، داخلہ فارمز اور داخلہ شیڈول حاصل کرنے کے لئے یو بی ایل کی درج ذیل شاخوں سے (تواریخ 5- ستمبر 1998ء تا 10- ستمبر 1998ء) حاصل کئے جاسکتے ہیں۔

1- دیال سنگھ مینشن دی مال لاہور برانچ
2- ایل ایم سی لاہور برانچ۔
3- لبرٹی مارکیٹ گلبرگ لاہور برانچ۔
4- وحدت روڈ لاہور۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ پنجاب
یونیورسٹی لاہور

○ پنجاب یونیورسٹی میں ایم اے / ایم ایس سی کے مختلف مضامین کے سال اول میں داخلوں کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-9-9 مقرر ہے۔

1- ایم اے- مضامین علامہ اقبال (اولڈ) کیمپس

عربی، فنون لطیفہ، فرانسیسی، ہندی، کشمیریات، فارسی، پنجابی، سماجی امور، اردو۔

مضامین قائداعظم (نیو) کیمپس

کاروباری انتظامیہ، اقتصادیات، انگریزی، تاریخ، علوم اسلامیہ، ابلاغیات، فلسفہ، سیاسیات، انتظامیات، عمرانیات، خصوصی تعلیم۔

2- ایم ایس سی- قائداعظم (نیو) کیمپس

اطلاقی نفسیات، بائیو کیمسٹری و بائیو ٹیکنالوجی، نباتیات، کیمیا، کمپیوٹر سائنس، جغرافیہ، ریاضی، طبیعات، خلائی سائنس، شماریات اور حیوانیات۔

3- ڈپلومہ علم کتاب داری

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان داخلہ بزنس ایڈمنسٹریشن بیچلرز و ماسٹر پروگرام بی- بی- اے اور ایم-
بی- اے پروگرام

○ یونیورسٹی آف آرڈ ایگریکلچر راولپنڈی اپنے صبح و شام کے پروگرامز یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز کے ذریعہ داخلہ کی پیشکش کرتی ہے۔

1- بی- بی- اے، کم از کم سیکنڈ ڈویژن A لیول یا انٹرمیڈیٹ 98-9-24 درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ ہے۔

2- ایم- بی- اے (پروفیشنل) کم از کم سیکنڈ ڈویژن بیچلرز ڈگری درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-9-23۔

- ایم- بی- اے- ایگزیکٹو (شام) کم از کم سیکنڈ ڈویژن بیچلرز ڈگری + جاب کا 5 سالہ تجربہ درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 98-9-23۔

داخلہ انٹری ٹیسٹ اور انٹرویو کی بنیاد پر ہو گا۔ داخلہ فارمز اور ریکٹلاگ۔/500 روپے کی ادائیگی پر دفتر ڈائریکٹر یونیورسٹی انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز، یونیورسٹی آف آرڈ ایگریکلچر مری روڈ راولپنڈی سے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

مانگیں اور دعائیں سکھائیں اگر وہی رنگ اختیار کریں اور اپنے نفس کو اپنے شر سے بھی صاف رکھیں اور ہر قسم کے دوسرے شرور سے بھی پاک کریں اور خالصۃً للہ دعا کریں نہ کہ قومی نفرتوں کی بناء پر۔ تو پھر میں یقین رکھتا ہوں کہ انشاء اللہ تعالیٰ ہماری دعائیں ضرور قبول ہوں گی اور یہ عظیم تاریخی دور جس میں ہم داخل ہوئے ہیں اس کا پلہ بالآخر انشاء اللہ (احمدیت) کے حق میں ہو گا۔ (احمدیت) کے غالب آنے کی تقدیر تو بہرحال مقدر ہے یعنی نہ مٹنے والی اٹل تقدیر ہے مگر ہماری دعا اور کوشش یہی ہونی چاہئے کہ اس تقدیر کو ہم اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتے دیکھ لیں۔

(ذوق عبادت ص 99)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 3 ستمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 27 سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 سنٹی گریڈ
4- ستمبر غروب آفتاب 6-31
5- ستمبر طلوع آفتاب 5-44

عالمی خبریں

ایران نے افغان حکمرانوں کو دھمکی دی ہے کہ اگر ہمارے سفارت کار نہ ملے تو جنگ ہوگی۔ جنگی مشقوں کا براہ راست تعلق سفارت کاروں کے معاملہ سے ہے۔ ایران نے کہا ہے کہ امریکی طرز کی کارروائی ہوسکتی ہے۔ اقوام متحدہ سفارت کاروں کی بازیابی کے لئے ثالثی کا کردار ادا کرے۔ تحقیقاتی ٹیم افغانستان بھجوائی جائے۔ غیر مشروط رہائی سے کم کوئی بات نہیں ہوگی۔

طالبان نے کہا ہے کہ ایران نے کوئی حرکت کی تو منہ توڑ جواب دیں گے۔ ہمیں فوجی مشقوں پر تشویش ہے۔ افغان سربراہ ملا عمر نے یہ نہیں کہا کہ ایرانی سفارت کار ہلاک ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کی ثالثی پر تیار ہیں۔ ایران چاہے تو مسئلہ پر امن طریقے سے حل کرسکتے ہیں۔

بھارت کی بری فوج کے سربراہ جنرل وید پرکاش ملک نے پاکستان میں اسلامی نظام کے لئے پیش کئے جانے والے بل پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے سیکولرزم اور مذہب کے درمیان تصادم پیدا ہو جائے گا۔ پاکستان میں اسلامی قوانین کا نفاذ بھارت کے لئے باعث تشویش ہے۔ انہوں نے طالبان کی فتوحات پر بھی فکر کا اظہار کیا اور کہا کہ اس کا مقبوضہ کشمیر میں براہ راست اثر پڑے گا۔

ڈربن میں غیر جانبدار ملکوں کی سربراہ کانفرنس کے موقع پر بھارتی وزیراعظم واجپائی اور ایرانی صدر خاتمی کے درمیان ملاقات میں دونوں لیڈروں نے افغانستان میں بیرونی قوتوں سے عدم مداخلت کی اپیل کی۔ تاہم دونوں ملکوں نے افغانستان میں مداخلت کے لئے کسی ملک کا نام نہیں لیا۔

امریکی ٹیلی ویژن اے بی سی نے خبر دی ہے کہ اسامہ بن لادن صدر کلنٹن کو ان کے دورۂ پاکستان کے موقع پر قتل کرنا چاہتا تھا۔ یہ حملہ فروری میں کرنا تھا لیکن دورہ منسوخ ہو گیا۔

غیر جانبدار کانفرنس کے چیئرمین جنوبی افریقہ کے صدر نیلسن منڈیلا نے کہا ہے مسئلہ کشمیر کا حل بہت ضروری ہے۔ غیر جانبدار کانفرنس میں مسئلہ کشمیر کو اٹھائے جانے سے بھارت کو بہت دھچکا لگا ہے۔

امریکی جریدے ٹائم نے اپنی ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ غریب روس کے بھوکے فوجی چپکے سے ایٹمی ہتھیار فروخت کر سکتے ہیں۔ روس میں ہزاروں ایٹمی ہتھیار دنیا کے لئے سب سے بڑا خطرہ ہیں۔ جرنیل بھی بلیک میل کرسکتے ہیں۔

بھارت کے وزیر داخلہ کے ایل ایڈوانی نے کہا ہے کہ بھارت کو بھی سرحد پار جارحیت کا حق حاصل ہے۔ امریکہ سوڈان اور افغانستان پر حملے کر سکتا ہے تو ہم کیوں نہیں کرسکتے؟ تحریک آزادی کشمیر ہماری سلامتی کے لئے براہ راست خطرہ ہے۔

دنیا کی آبادی چھ ارب تک پہنچ گئی ہے۔ اس میں اکثریت نوجوانوں کی ہے۔ 2050ء میں سات ارب کا مزید اضافہ ہو جائے گا۔ 90% آبادی ترقی پذیر ممالک میں بڑھے گی۔ اضافے کی سب سے کم شرح یورپ میں ہے۔ بھارت افزائش نسل میں چین سے آگے نکل گیا ہے۔ اس وقت سب سے زیادہ آبادی چین کی ایک ارب 20 کروڑ اس کے بعد بھارت 97 کروڑ ایشیا میں تیسرے نمبر پر انڈونیشیا 20 کروڑ اور چوتھے نمبر پر پاکستان کی آبادی 14 کروڑ امریکہ کی آبادی 27 کروڑ۔ اور روس 14 کروڑ ہے۔

بھارت کی طرف سے گذشتہ روز کئے گئے آکاش میزائیل کے تجربے پر پاکستان نے شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے بین الاقوامی برادری پر زور دیا ہے کہ بھارت کو ہتھیاروں کی نئی دوڑ شروع کرنے سے روکا جائے۔ نئے میزائیل کے تجربے سے علاقے میں کشیدگی میں اضافہ ہوگا۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ملکی خبریں

وزیراعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ یوٹیلیٹی بلوں (بجلی گیس فون وغیرہ) کے بارے میں ہمیں عوام کی مشکلات کا احساس ہے۔ عوام کو سہولت دینے کے لئے اقدامات کئے جارہے ہیں۔ واپڈا کو سختی سے ہدایت کی گئی ہے کہ وہ تین ماہ کے اندر بجلی کی چوری روکیں۔ خسارہ عوام پر منتقل کرنے کا کوئی جواز نہیں۔

وزیر اعلیٰ شہباز شریف نے کہا ہے کہ نفاذ شریعت بل کے مخالف پاکستان کے دشمن ہیں۔ یہ بل ضرور پاس ہوگا۔

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ آئین میں پندرھویں ترمیم اور کالاباغ ڈیم کا فیصلہ واپس نہیں ہوگا۔ بیرون ملک مقیم دہشت گردوں کو انٹرپول کے ذریعے پاکستان لاکران کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ اقتدار کی پرواہ نہیں۔ آئینی ترمیم کا مقصد اللہ کی خوشنودی اور عوام کو انصاف کی فراہمی ہے۔

فاٹا کے سینیٹروں نے وزیراعظم سے ملاقات کی اور شریعت بل کی حمایت کا اعلان کیا۔ ارکان نے کہا کہ شریعت کا نفاذ قبائلی عوام کی دیرینہ خواہش تھی۔ بل پر ہمارے کوئی تحفظات نہیں۔ منظوری کے لئے حکومت سے تعاون کریں گے۔

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت نے کہا کہ شریعت بل سے نہ تو وزیراعظم امیرالمومنین بنیں گے اور نہ کسی ادارے کے اختیارات کم ہوں گے۔

حکومت نے صوبہ سرحد میں چھ افغان مدرسے بند کردیئے ہیں۔

محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میرے خلاف سازش میں اسامہ بن لادن اور نواز شریف کے علاوہ عرب باشندے بھی شامل تھے۔ تحریک عدم اعتماد میں اسامہ نے ڈیڑھ کروڑ ڈالر دیئے۔ ہر ایم این اے کو 5 لاکھ ڈالر ملے۔ نواز شریف استحصالی قوتوں کا ایجنٹ ہے۔ اور سویلین ضیاء الحق بننا چاہتا ہے۔ سندھ میں بھی ڈرامہ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے ایم کیو ایم کے اپوزیشن میں بیٹھنے کے اعلان کا خیر مقدم کیا۔

سعودی عرب نے پاکستان میں تعمیر وطن پروگرام کے لئے 40- ارب روپے کی امداد کا گرین سگنل دے دیا ہے۔ اس رقم سے بنیادی تعلیم آبپاشی اور طبی سہولتوں کی فراہمی کے علاوہ سڑکوں کا جال بچھا دیا جائے گا۔ چاروں صوبوں کو تعمیراتی منصوبے شروع کرنے کی ہدایت کردی گئی ہے۔

بیرون ملک سفر کے لئے زرمبادلہ بینکوں سے لینے کی سہولت ختم کردی گئی۔ یہ اقدام اقتصادی پابندیوں کے نتیجے میں زرمبادلہ کے ذخائر میں واقع ہونے والی کمی کے نتیجہ میں اٹھایا گیا ہے۔

بے نظیر بھٹو کے وکیل بابر اعوان کو خصوصی عدالت سے ضمانت کے بعد اڈیالہ جیل سے رہا کردیا گیا۔

شریعت بل سینٹ سے منظور کرانے کے لئے حکومت کو مزید 14 سینیٹروں کی ضرورت ہے۔ حکومت کے پاس 44 سینیٹر ہیں۔ جبکہ سینٹ میں دو تہائی اکثریت کے لئے 58 چاہئیں۔

پیپلزپارٹی سے اتحاد کرنے کے معاملے پر اے این پی میں پھوٹ پڑگئی۔ بلور اور نسیم گروپ بن گئے۔ بلور اتحاد کے مخالف جبکہ نسیم ولی حق میں ہیں۔

کراچی میں دہشت گردوں نے 2- افراد کو قتل کردیا۔ پی آئی اے کا آفیسر زخمی ہو گیا۔ ایم کیو ایم کے کارکن کو فائرنگ کرکے قتل کردیا گیا۔ پی آئی اے کے ڈائریکٹر فنانس شاہد اسلام کی کار پر فائرنگ کی گئی۔ آغا خان ہسپتال میں حالت نازک ہے۔

احتساب سیل کے سربراہ سینیٹر سیف الرحمٰن نے کہا ہے کہ دسمبر تک بے نظیر بھٹو کو 7 سال قید ہو سکتی ہے۔ سوئس سفیر نے ثبوت حوالے کردیئے ہیں۔ فرد جرم عائد کردی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سوئس حکومت نے 100 سے زیادہ اصل دستاویزات بھجوادی ہیں یہ دستاویزات لاہور ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کو بھجوائی جارہی ہیں۔

کراچی کی حالیہ دہشت گردی میں وزیر قانون خالد انور کا بھانجا بھی زخمی ہونے والوں میں شامل ہے۔

سینیٹر سیف الرحمان نے کہا ہے کہ اگر سوئس حکومت نے کہا تو بے نظیر اور آصف زرداری کو سزا سنانے کے بعد ان کے حوالے کردیا جائے گا۔

لشکر جھنگوی کا اہم رکن سمیع اللہ کو گرفتار کر لیا گیا۔ ملزم نے افغانستان میں تربیت حاصل کی تھی اور بھیس بدل کر قلعہ دیدار سنگھ میں رہ رہا تھا۔

بھائی بھائی گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ چیمہ مارکیٹ ربوہ
فون: 211158 (گلی کے اندر)

فارن کرنسی تبدیل کروانے FEBC بنوانے FDD اور FTT کے لئے تشریف لائیں۔
ڈالر ایکسچینج
ریکس سٹی پلازہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
پروپرائیٹر: ملک عبدالصمد
فون: 730288 44729

احمد کیٹرنگ سروس
ٹینٹ اینڈ فوڈ سپلائرز، پارٹی ڈیکوریٹر
• ہر قسم کی تقریبات کیلئے پکی پکائی دیگیں دستیاب ہیں۔
(خواتین کیلئے باپردہ سروس کی سہولت ہے)
343 فیروز پور روڈ لاہور نزد اچھرہ مارکیٹ
فون: 853453، 5863738، 0342-7558315

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہمارا شعار • خدمت • دیانت
مرکز احمدیت ربوہ بابرکت شہر اور ماحول ربوہ میں
• مکانات • پلاٹ • دکانیں و دیگر سکنی و تجارتی اراضی کی خرید و فروخت کیلئے آپ کا بہترین انتخاب
چوہدری اسٹیٹ ایجنسی
اسٹیٹ ایجنٹ اقصیٰ روڈ
فون: 212508 ربوہ